# از عدالتِ عظمیٰ

## بابول

## بنام

## راج کمار و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 16 فروری، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

**سپیشل ریلیف ایکٹ، 1963 / مجموعی ضابطہ دیوانی، 1908:**

**دفعہ 22(1) / آرڈر 21 قواعد 32، 35، 97، 98، 101، 102، 103-زیر عمل غیر منقولہ جائیداد میں اعتراض کنندہ کے حق، تعلق یا مفاد کے سوال کا تعین کرنے کا فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے- تجویز کردہ طریقہ کار اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ ہے-عدالتِ عمل درآمد کو اس سوال کا تعین کرنے کی ضرورت تھی، جب اپیل کنندگان نے ڈگری پر عمل درآمد پر اعتراض کیا تھا جیسا کہ اپیل کنندگان کے خلاف جو مخصوص کارکردگی کے لیے ڈگری کے فریق نہیں تھے-عدالتِ عمل درآمد نے فریقین کو موقع دینے کے بعد معاملے کی تحقیقات کرنے اور نتیجہ اخذ کرنے کی ہدایت کی۔**

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3765، سال 1996۔

S.B.C.R.P نمبر 656، سال 1994 میں راجستھان عدالت عالیہ کے 9.5.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے تپاس رے اور ایس کے جین۔

جواب دہندگان کے لیے ذاتی طور پر نگہبان (این پی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اگرچہ جواب دہندگان کو پیش کیا گیا ہے، لیکن دوسرے جواب دہندہ نے جواب دہندہ نمبر 1 اور 3 سے 6 کی جانب سے مختار نامہ کی نقل دائر کی ہے لیکن جب رجسٹری نے اسے اصل پیش کرنے کی ہدایت کی تو وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا۔ وہ عدالت میں بھی موجود ہے۔ ایک شیام لال، ولد پرابھولال کائستھ نے تعمیل مخصوصہ کے لیے دعویٰ دائر کیا؛ سول جج نے دعویٰ خارج کر دیا، لیکن اپیل نمبر 16/1973 میں، 18 اکتوبر 1973 کے فیصلے اور ڈگری کے تحت، دعویٰ میں اس طور ڈگری اجرا کی گئی۔

"اپیل اخراجات کے ساتھ قبول کی جاتی ہے. اپیل کے تحت فیصلہ اور ڈگری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور معاہدے کی تعمیل مخصوصہ کے لئے مقدمہ اس اخراجات کے ساتھ درج کیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہان 1.9.66 پر معاہدے کی نمائش 1 کے مطابق 3 ماہ کے اندر بیع نامہ پر عمل درآمد کریں گے اور مدعی مذکورہ مدت میں مدعاعلیہ کو بقیہ رقم ادا کرے گا، بصورت دیگر مدعی عدالت میں بقیہ رقم جمع کرانے والے قانون کے مطابق تنازعہ کی جائیداد بیع نامہ پر عمل درآمد کرانے کا حقدار ہو گا۔ دو ماہ کے اندر۔"

مقدمے میں تعمیل مخصوصہ کے لیے استدعا 1 میں جائیداد کے قبضے کے ساتھ دعا کی گئی تھی:

"اس بات پر اتفاق کیا جائے کہ مدعاعلیہان کو زمین سے متعلق معاہدے کا اپنا حصہ ادا کرنا چاہیے اور اس مقصد کے لیے 1100 روپے کی رقم حاصل کرنے کے بعد بیع نامہ اندراج کروانا چاہیے اور متنازعہ مکان کا قبضہ مدعی کے حوالے کرنا چاہیے۔"

سپیشل ریلیف ایکٹ، 1963 کی دفعہ 22(1) کے تحت، مجموعہ ضابطہ دیوانی میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی کے معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ کرنے والا مدعی، کسی مناسب صورت میں، اس طرح کی مخصوص کارکردگی کے علاوہ جائیداد کے مخصوص قبضے کے ساتھ قبضہ یا تقسیم کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ ذیلی دفعہ (2) شکایت میں خاص طور پر دعوی کی گئی راحت کے بغیر اس طرح کی راحت دینے کے عدالت کے اختیار کو روکتی ہے۔ جیسا کہ ڈگری میں دیکھا گیا ہے، اگرچہ قبضہ کے لیے استدعا کا دعوی کیا گیا تھا، قبضہ کے لیے کوئی ڈگری نہیں دی گئی تھی جو حتمی ہو گئی تھی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈگری کے نفاذ میں ڈگری دار کے قانونی نمائندوں نے اپیل کنندہ کو اس جائیداد سے بے دخل کرنے کی کوشش کی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس کے قبضے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔اپنی بے دخلی کا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے، اپیل کنندہ نے ملکیت کے تعلق کی بنیاد پر حکم امتناعی کے لیے ایک اور مقدمہ دائر کیا تھا جس نے 2 جولائی 1991 کو ایک عبوری حکم امتناعی حاصل کیا تھا:

"وکیل سائل حاضر۔افسر جلیس کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ تعلیم فیس ادا کرنے پر مسول کو نوٹس جاری کیا جائے۔ مسل بتقرر۔یہ لکھنے کے بعد، مسول نمبر 2 سبھاش سکسینہ پیش ہوئے اور عدالت کو بتایا کہ انہیں نقل حکم امتناعی کی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔ حکم امتناعی کی درخواست کی نقل آج اسے دی گئی ہے۔باقی درخواست دہندگان نمبر 1، 3، 4، 5 اور 6 کو رجسٹری فیس اور دیگر اخراجات ادا کرنے پر نوٹس کے بذریعے طلب کیا جائے۔دریں اثنا مسول گزار نمبر 2 سائل بابو لال کو متنازعہ گھر سے بے دخل نہیں نہ کرے (سوائے عدالت کی ڈگری کے)۔ مسل بتقرر کو 17.8.91۔"

ہمیں مطلع کیا گیا ہے کہ حکم امتناعی نامہ اب بھی موجود ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 21 قواعد 32 کے تحت دائر عمل درآمس کی درخواست میں اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر اعتراض دائر کیا کہ اسے نمٹا نہیں جا سکا۔یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ مخصوص کارکردگی کے لیے ڈگری کا فریق نہیں تھا۔اس کے اعتراض کو عدالتِ عمل درآمد نے خارج کر دیا تھا کہ چونکہ اسے بے دخل نہیں کیا گیا تھا، اس لیے حکم 21 قاعدہ 97 کے تحت درخواست قابل قبول نہیں ہے۔اس نظریے کی تصدیق عدالت عالیہ نے جے پور بنچ میں راجستھان عدالت عالیہ کے ذریعے سی آر پی نمبر 94/656 میں 9 مئی 1995 کے متنازعہ حکم میں کی تھی۔اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

تنازعہ اب غیر متنازعہ نہیں ہے۔ بھنور لال بنام ستیہ نارائن و دیگر، [1995] 1 ایس سی 6 میں اس عدالت نے تنازعہ پر غور کیا اور عدالتی فیصلہ دیا کہ آرڈر 21 قاعدہ 35(3) کے تحت دائر درخواست یا دفعہ 47 کے تحت دائر درخواست کو بھی آرڈر 21 قاعدہ 97 کے تحت درخواست سمجھا جائے گا اور قاعدہ 98 کے تحت عدالتی فیصلہ سنانا ضروری ہے۔درخواست گزار کو جائیداد سے بے دخل کرنا درخواست پر غور کرنے سے انکار کرنے کی شرط نہیں ہے۔وجوہات واضح ہیں۔ آرڈر 21 قواعد 98، 101، 102 میں موجود مخصوص دفعات باقاعدہ عدالتی فیصلہ انعقاد کا حکم دیتی ہیں، اس پر درج شدہ نتیجہ ایک ڈگری ہوگی اور فریقین کو پابند کرے گی۔اس کے پیراگراف 7 میں یہ اس طرح قرار پایا گیا تھا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"مذکورہ بالا نقطہ نظر میں جو ہم نے لیا ہے، عدالت عالیہ نے دائرہ اختیار کی سنگین غلطی کی ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست کو حد سے روک دیا گیا ہے اور تیسرا امر فیصلہ شدہ پر۔ ایک بار درخواست، جس کی تاریخ 25.5.1979 تھی، عدالت کو اسے آرڈر 21، قواعد 97(1) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت دائر کیا جانا چاہیے تھا۔ دوسری اور تیسری درخواستیں دائر کرنے کے لیے امر فیصلہ شدہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ان حالات میں، اپیلٹ عدالت، اگرچہ مختلف وجوہات کی بناء پر مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 21 قواعد 35(3) اور آرڈر 21، قواعد 101 اور 102 کے تحت ستیہ نارائن کی وجہ سے ہونے والی رکاوٹ یا مزاحمت کو دور کرنے کے لیے تحقیقات کی ہدایت کرنے میں جائز تھی۔"

لہذا یہ واضح ہو گا کہ اعتراض یا اپیل کنندہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹ کو دور کرنے سے پہلے حکم 21، قاعدہ 98 کے تحت عدالتی فیصلہ سنانا ضروری ہے اور اس سلسلے میں نتیجہ درج کرنا ضروری ہے۔ فیصلے کو آرڈر 21، قاعدہ 103 کے تحت ڈگری سمجھا جاتا ہے اور یہ اپیل کے تابع ہو گا۔ 1976 سے پہلے، یہ فیصلہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں 1976 کی ترمیم کے تحت مقدمے کے تابع تھا جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم شدہ توضیعات کے آغاز کی تاریخ پر زیر التوا ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد ترمیم شدہ ضابطے کے تحت پرانے ضابطے کے آرڈر 21، قاعدہ 63 کے تحت مقدمہ دائر کرنے کا حق چھین لیا گیا ہے۔ نفاذ کے تحت غیر منقولہ جائیداد میں اعتراض کنندہ کے حق، تعلق یا مفاد کے سوال کا تعین آرڈر 21، قاعدہ 98 کے تحت فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے جو کہ ایک حکم ہے اور آرڈر 21، قاعدہ 103 کے تحت ایک ڈگری ہے۔ اپیل کے مقصد کے لیے وہی شرائط جو اپیل کے لیے ہوتی ہیں یا بصورت دیگر جیسے کہ یہ ایک ڈگری ہو۔ اس طرح، تجویز کردہ طریقہ کار اپنے آپ میں ایک مکمل کوڈ ہے۔ لہذا، عدالتِ عمل درآمد کو اس سوال کا تعین کرنے کی ضرورت ہے، جب اپیل گزاروں نے ان اپیل گزاروں کے خلاف ڈگری پر عمل درآمد پر اعتراض کیا تھا جو مخصوص کارکردگی کے لیے ڈگری کے فریق نہیں تھے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالتِ عمل درآمد کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ معاملے کی تحقیقات کرے اور فریقین کو موقع دینے کے بعد نتیجہ ریکارڈ کرے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

**اپیل منظور کی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document